پہلے تشہد میں درود

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

پہلے قعدہ میں تشہد سے زائد اذکار، مثلاً درود، دُعا وغیرہ مستحب ہیں:

① سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی ہیں:

وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَّا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ، فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ، ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُّسْمِعُنَا .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعت دا فرماتے اور آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے۔ اللہ کا ذکر کرتے، اس کی حمد بجالاتے اور دُعا کرتے۔ پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے اور نویں رکعت ادا فرماتے۔ پھر بیٹھ جاتے اور اللہ کا ذکر، اس کی حمد اور اس سے دُعا کرتے، سلام اتنی آواز میں پھیرتے کہ ہمیں سنا دیتے۔''

(صحیح مسلم: 139/746)

❀ ایک حدیث کے الفاظ ہیں:

ثُمَّ يُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَّا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ، فَيَدْعُو رَبَّهٗ وَيُصَلِّي عَلٰى نَبِيِّهٖ، ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ، ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَقْعُدُ، ثُمَّ يَحْمَدُ رَبَّهٗ وَيُصَلِّي عَلٰى نَبِيِّهٖ وَيَدْعُو، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً

يُسْمِعُنَا .

''نبی کریم ﷺ نو (9) رکعات ادا فرماتے اور آٹھویں کے بعد بیٹھتے، اللہ سے دعا کرتے اور درود پڑھتے۔ پھر سلام پھیرے بغیر اٹھتے اور نویں رکعت ادا کرنے کے بعد بیٹھتے۔ رب کی حمد وثنا کرتے اور درود پڑھ کر دعا کرتے۔ آخر میں اتنی بلند آواز سے سلام کہتے کہ ہمیں سنا دیتے تھے۔''

(سنن النسائي :1721، السنن الكبرٰى للبيهقي 500/2، واللّفظ لهٗ، وسندهٗ صحيحٌ)

② سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''دو رکعت کے بعد بیٹھیں، تو کہیں:

التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ .

پھر جو چاہیں اللہ سے مانگیں۔

(مسند الإمام أحمد : 437/1، مسند الطيالسي : 304، سنن النسائي :1164، المعجم الكبير للطبراني 47/10، ح :9912، شرح معاني الآثار للطحاوي 237/1، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (720) اور امام ابن حبان (1951) رحمہم اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

③ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشہد میں یہ دُعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ، التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ

عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، شَهِدْتُّ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ.

پہلی دو رکعت کے بعد تشہد پڑھتے اور جو جی چاہتا وہ دعا کرتے۔''

(المؤطّا للإمام مالك : 191/1، وسندهٗ صحيحٌ)

ثابت ہوا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی پہلے قعدہ میں تشہد سے زائد پڑھتے تھے۔

امام مالک اور امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے۔(الأمّ : 117/1)

حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۳۱۔۶۷۶ھ) کہتے ہیں:

وَأَمَّا التَّشَهُّدُ الْأَوَّلُ؛ فَلَا تَجِبُ فِيهِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَا خِلَافٍ، وَهَلْ تُسْتَحَبُّ؟ فِيهِ قَوْلَانِ؛ أَصَحُّهُمَا : تُسْتَحَبُّ.

''پہلے تشہد میں بلا اختلاف درود فرض نہیں، مستحب ہے یا نہیں؟ اس میں دو رائے ہیں، درست یہی ہے کہ پہلے قعدہ میں درود مستحب ہے۔''

(الأذكار : 67، بتحقيق الأرناؤوط)

تنبیہات:

① سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ.

''رسول اللہ ﷺ دو رکعت کے بعد اتنی جلدی اٹھتے کہ یوں لگتا جیسے گرم پتھر پر بیٹھے ہوں۔''

(مسند الإمام أحمد : 386/1، سنن أبي داؤد : 995، سنن النسائی : 1177، سنن الترمذي : 366)

''مرسل'' ہونے کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے، ابوعبیدہ کا اپنے والد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَالرَّاجِحُ أَنَّهٗ لَا یَصِحُّ سَمَاعُهٗ مِنْ أَبِیهِ .

''راجح یہی ہے کہ ابوعبیدہ کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں۔''

(تقریب التهذیب : 8231)

نیز فرماتے ہیں: فَإِنَّهٗ عِنْدَ الْأَكْثَرِ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ أَبِیهِ .

''جمہور کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا۔''

(موافقة الخبر الخبر : 364/1)

لہٰذا امام حاکم رحمہ اللہ (296/1) کا اس روایت کو ''امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ کی شرط پر صحیح'' قرار دینا درست نہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهُوَ مُنْقَطِعٌ، لِأَنَّ أَبَا عُبَیْدَةَ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ أَبِیهِ .

''منقطع ہے، کیوں کہ ابوعبیدہ نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا۔''

(التلخیص الحبیر : 263/1، ح : 406)

اس سے پہلے تشہد میں درود کی نفی نہیں ہوتی، بل کہ صرف اتنا ہے کہ پہلا تشہد، دوسرے سے چھوٹا تھا۔ پہلا تشہد درود سمیت بھی دوسرے کے مقابلے میں چھوٹا ہوسکتا ہے۔

علامہ شوکانی رحمہ اللہ (1173-1250ھ) لکھتے ہیں:

وَلَيْسَ فِيهِ إِلَّا مَشْرُوعِيَّةُ التَّخْفِيفِ، وَهُوَ يَحْصُلُ بِجَعْلِهِ أَخَفَّ مِنْ مُّقَابِلِهِ.

''اس میں صرف اتنا ہے کہ پہلا تشہد چھوٹا کرنا مشروع ہے، یہ دوسرے کے مقابلے میں چھوٹا کر کے بھی ہوسکتا ہے۔'' (نيل الأوطار: 333/2)

② تمیم بن سلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ؛ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ، يَعْنِي حَتّٰى يَقُومَ.

''سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ دو رکعت کے بعد بیٹھتے، تو یوں محسوس ہوتا جیسے گرم پتھر پر ہوں، حتی کہ اٹھ جاتے۔'' (مصنّف ابن أبي شيبة: 295/1)

سند منقطع ہے، تمیم بن سلمہ کا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (التلخيص الحبير: 263/1، تحت الحديث: 406) کا اس کی سند کو ''صحیح'' قرار دینا درست نہیں۔

③ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

مَا جُعِلَتِ الرَّاحَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِلَّا لِلتَّشَهُّدِ.

''دو رکعت کے بعد بیٹھنے کا موقع صرف تشہد پڑھنے کے لیے ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة: 295/1)

سند ''ضعیف'' ہے، عیاض بن مسلم ''مجہول الحال'' ہے۔ سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات : 265/5) کے کسی نے توثیق نہیں کی۔

④ حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

لَا يَزِيدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ عَلَى التَّشَهُّدِ .

''دو رکعت کے بعد تشہد سے زیادہ نہ پڑھیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :296/1)

قول ثابت نہیں، حفص بن غیاث ''مدلس'' ہے۔ سماع کی تصریح نہیں کی۔ اشعث راوی کا تعین بھی درکار ہے۔

⑤ امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ زَادَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ عَلَى التَّشَهُّدِ؛ فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا سَهْوٍ

''جس نے دو رکعت کے بعد تشہد کے علاوہ کچھ پڑھ لیا، اس پر سجدہ سہو ہے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :296/1، وسندهٗ صحيحٌ)

اس پر کوئی دلیل نہیں، صحیح احادیث اس کا ساتھ نہیں دیتیں۔

بعض دیگر آرا:

کبیری میں ہے کہ پہلے تشہد کے ساتھ درود پڑھنے سے سجدۂ سہو لازم آتا ہے۔

(كبيري: 460)

علامہ ابن نجیم (م:۹۷۰ھ) لکھتے ہیں:

وَفِي الْمُجْتَبٰى : وَفِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَالْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا لَا يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَعْدَةِ الْأُولٰى .

’’المجتبیٰ میں ہے کہ ظہر کی چار رکعت میں اور نماز جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز کے اول قعدہ میں درود نہیں پڑھ سکتا۔‘‘

(البحر الرائق شرح كنز الدقائق 53/2)

علامہ حصکفی (۱۰۲۵-۱۰۸۸ھ) لکھتے ہیں:

وَلَا يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَعْدَةِ الْأُولٰى فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَالْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا، وَلَوْ صَلّٰى نَاسِيًا فَعَلَيْهِ السَّهْوُ.

’’ظہر کی چار رکعت میں اور نماز جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز کے اول قعدہ میں درود نہیں پڑھ سکتا، اگر بھول کر پڑھ لیا، تو سجدہ سہو لازم ہے۔‘‘

(الدرّ المختار، ص:95، باب الوتر والنوافل)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

وَلَوْ كَرَّرَ التَّشَهُّدَ فِي الْقَعْدَةِ الْأُولٰى؛ فَعَلَيْهِ السَّهْوُ، وَكَذَا لَوْ زَادَ عَلَى التَّشَهُّدِ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَذَا فِي التَّبْيِينِ، وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى، كَذَا فِي الْمُضْمَرَاتِ، وَاخْتَلَفُوا فِي قَدْرِ الزِّيَادَةِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : يَجِبُ عَلَيْهِ سُجُودُ السَّهْوِ بِقَوْلِهٖ : اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَا يَجِبُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَقُولَ : وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ، وَلَوْ كَرَّرَهٗ فِي الْقَعْدَةِ الثَّانِيَةِ؛ فَلَا سَهْوَ عَلَيْهِ، كَذَا فِي التَّبْيِينِ.

''پہلے قعدہ میں تشہد تکرار سے پڑھ لیا تو سجدۂ سہو ہے۔تشہد پر درود کا اضافہ کر دیا تو بھی سجدۂ سہو ہے۔''تبیین'' میں یہی لکھا ہے۔''مضمرات'' میں ہے کہ فتویٰ بھی اسی پر ہے۔البتہ اضافے کی مقدار میں اختلاف ہے۔بعض کہتے ہیں کہ «اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ»ہی کہہ دیا،تو سجدۂ سہو واجب ہو گا،بعض کہتے ہیں کہ جب تک «وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ» تک نہ کہے،سجدۂ سہو نہیں ۔پہلی بات صحیح ہے۔البتہ دوسرے قعدہ میں درود تکرار کے ساتھ پڑھ لے تو سجدۂ سہو نہیں،جیسا کہ ''تبیین'' میں لکھا ہے۔'' (فتاویٰ عالمگیری:127/1)

علامہ عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں:

''حنفیہ کے نزدیک دوسری رکعت میں درود پڑھنے سے جو تاخیر قیام کا باعث ہوتا ہے،سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔جب بقدر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍکے پڑھے اور بعض کے نزدیک جب اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍکے بقدر پڑھے۔زیلعی نے اولیٰ کو اور رملی نے ثانی کو ترجیح دی ہے اور جس نے سہواً سجدہ ترک کیا،اس پر اس نماز کا اعادہ واجب ہے۔''

(مجموع الفتاویٰ،جلد اول،ص:303)

علامہ عبدالشکور فاروقی،لکھنوی،صاحب لکھتے ہیں:

''کوئی شخص قعدۂ اولیٰ میں بعد التحیات کے اتنی ہی دیر تک چپ بیٹھا رہے یا درود شریف پڑھے یا کوئی دعا مانگے،ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہو گا۔''

(علم الفقہ،حصہ دوم،ص:283،نماز میں سہو کا بیان)

مولانا رضاء الحق،مفتی دار العلوم زکریا،جنوبی افریقا کہتے ہیں:

''سنن مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں بھول سے، درود شریف پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہوگا۔'' (فتاویٰ دارالعلوم زکریا، جلد دوم، صفحہ:461)

تفصیل احسن الفتاویٰ از مفتی رشید احمد صاحب (جلد:۴، ص:۲۹) میں ہے۔

امجد علی صاحب لکھتے ہیں:

''فرض و وتر سنن رواتب کے قعدۂ اولیٰ میں اگر تشہد کے بعد اتنا کہہ لیا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ یا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا تو اگر سہواً ہو، تو سجدۂ سہو کرے، عمداً ہو تو اعادہ واجب ہے، (درمختار)۔''

(بہار شریعت، حصہ سوم، ص:76، واجبات نماز)

یہ کتاب جناب احمد رضا خان صاحب کی تصدیق شدہ ہے۔

احمد رضا خان (م:1921ء) صاحب نے لکھا ہے کہ ''اسی پر ہی فتویٰ ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ، جلد 8 ص:191)

یہ موقف احادیث صحیحہ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل سے موافق نہیں، اس لئے مبنی برخطا ہے۔

ایک خواب:

علامہ شامی لکھتے ہیں:

وَفِي الْمَنَاقِبِ : أَنَّ الْإِمَامَ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ : كَيْفَ أَوْجَبْتَ السَّهْوَ عَلٰى مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ؟ فَقَالَ : لِأَنَّهُ صَلّٰى عَلَيْكَ سَهْوًا، فَاسْتَحْسَنَهُ .

''المناقب'' میں لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود پڑھنے والے پر آپ نے سجدۂ سہو کیسے واجب کر دیا؟ تو امام صاحب نے جواب دیا: اس نے بھول کر درود پڑھا ہوتا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فتویٰ کو تحسین کی نظر سے دیکھا۔''

(ردّ المحتار علی الدّرّ المختار 81/2)

قارئین کرام!

علامہ شامی نے اس خواب کی سند ذکر نہیں کی اور دین سند کا نام ہے، بے سند باتیں دین نہیں ہیں۔

ایک غیر محتاط فتوی:

علامہ، ابن نجیم (م:۹۷۰ھ) لکھتے ہیں:

وَمِنَ الْعَجِيبِ مَا وَقَعَ فِي فَتَاوٰى قَاضِي خَانْ فِي آخِرِ بَابِ الْوِتْرِ وَالتَّرَاوِيحِ، حَيْثُ قَالَ : وَإِذَا صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوتِ، قَالُوا : لَا يُصَلِّي فِي الْقَعْدَةِ الْأَخِيرَةِ، وَكَذَا لَوْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَعْدَةِ الْأُولٰى سَاهِيًا؛ لَا يُصَلِّي فِي الْقَعْدَةِ الْأَخِيرَةِ.

''فتاویٰ قاضی خان میں وتر و تراویح کے بیان کے آخر میں عجیب بات لکھی ہے، جو شخص قنوت میں درود پڑھ لے، تو ہمارے مفتی حضرات کہتے ہیں کہ وہ آخری تشہد میں درود نہ پڑھے۔ اگر بھول کر پہلے تشہد میں درود پڑھ لے، تو دوسرے تشہد

میں درود نہیں پڑھ سکتا۔'' (البحر الرائق شرح کنز الدقائق 348/1)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

وَلَوْ سَلَّمَ الْإِمَامُ قَبْلَ أَنْ يَّفْرُغَ الْمُقْتَدِي مِنَ الدُّعَاءِ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ، أَوْ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَإِنَّهٗ يُسَلِّمُ مَعَ الْإِمَامِ.

''تشہد کے بعد دعا ابھی مکمل نہیں ہوئی اور امام نے سلام پھیر دیا یا مقتدی نے ابھی درود نہیں پڑھا اور امام نے سلام پھیر دیا، تو مقتدی امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے گا۔'' (فتاویٰ عالمگیری: 90/1)

علامہ شامی لکھتے ہیں:

فِي التَّتَارْخَانِيَّةِ عَنِ الْمُحِيطِ : وَعَلٰى هٰذَا الْخِلَافِ لَوْ سَبَّحَ بِالْفَارِسِيَّةِ فِي الصَّلَاةِ أَوْ دَعَا، أَوْ أَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، أَوْ تَعَوَّذَ، أَوْ هَلَّلَ أَوْ تَشَهَّدَ أَوْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ فِي الصَّلَاةِ أَيْ يَصِحُّ عِنْدَهٗ.

''فتاویٰ تاتارخانیہ میں المحیط کے حوالے سے لکھا ہے: اگر کوئی نماز میں فارسی زبان میں تسبیح، دعا، ثنا، تعوذ، تہلیل، تشہد یا درود پڑھ لے تو نماز درست ہوگی۔''

(ردّ المحتار علی الدّرّ المختار 81/2)

توجہ کیجئے! یہ نماز کے ساتھ مذاق ہے، جہاں درود پڑھنے کا جواز تھا، وہاں درود پڑھنے پر سجدہ سہو لازم قرار دیا گیا اور یہاں نماز کی ہیئت ہی بدل کر رکھ دی، یہاں فارسی بھی زبان

شریعت قرار پائی؟

ع   دل صاحب ادراک سے انصاف طلب ہے!

❀❀❀❀❀❀❀